رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا ۔ ہیں ابھی اک نورانی چہرہ پہ ستارے نمیں ہیں

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

اور

باقی تمام خط و کتابت بنام منیجر الفضل

قادیان کے پتہ پر ہو ۔

چندہ غیر ممالک سے ۶ر

ایڈیٹر ۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب !!!

جلد ۱ | مورخہ ۲۵ ۔ مئی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۸ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۲ھ | نمبر ۵۰ ب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یارانِ قدیم ! بات سن لو !

حسن پر اپنے مری جان تم دیوانہ نہ ہو
شعلۂ شمع میں سوز پر پروانہ نہ ہو

صورت عکس پہ آئینہ کو اتنا ہی غرور
منہ تو دکھلاؤ ! دہر حبیب رخ جاناں نہ ہو

مے نہیں پینے کے میخوار ہمارے جب تک
شیشۂ لنڈن کا تو لاہور کا پیمانہ نہ ہو

ہاتھ سے فضل خدا کی مئے وحدت پی لو
مرے پیماں شکنو ! دشمن میخانہ نہ ہو

یہ ہی کچھ بات ہے ساقی نہ ہو تم صاف کہو
مے نہ ہو جام نہ ہو خم نہ ہو خمخانہ نہ ہو

سن نہ لے لشکر محمود یہ شور ناقوس
خاک لاہور میں پنہاں کوئی بتخانہ نہ ہو

نہ گریں دانۂ اغیار پہ مرغان حرم
مرے داناؤ ! کہیں دام تہ دانہ نہ ہو

احمدیت کا اور اسلام کا جھگڑا کیسا
کیوں دو رنگی ہو جو اس بزم میں بیگانہ نہ ہو

ہو ہنسی غیر کی دشمن کی خوشی ہو جس میں
وہ مرے روٹھنے والوں ہی کا افسانہ نہ ہو

منزل عشق نہیں کٹنی کی رہرو جب تک
دل فقیرانہ نہ ہو حوصلہ شاہانہ نہ ہو

پاس ہو مصلحت وقت کا تا حد خلوص
سخت دیوانہ ہے جو عشق میں دیوانہ نہ ہو

بندگی خواجہ کی اور شیخ کی خدمت معلوم
بندہ ہو اور مے پندار سے مستانہ نہ ہو

غیر کے زخم کا یہ درد کہاں حقانی
یہ کسک جب ہے کہ میاں زر کوئی بیگانہ نہ ہو

علی احمد حقانی مدرس نارمل سکول راولپنڈی

مدینۃ المسیح ۔ حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں ۔ کل ۲۴ مئی صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس ہوا

ملازمت کا خواہشمند ۔ دفتر الفضل کے لئے ایک قوی کی ضرورت ہے خواندہ ہو ۔ تنخواہ آٹھ روپیہ تک

(باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرۃ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائیٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

لاہور کا خفیہ جلسہ

ماہ مارچ میں جو جلسہ ہوا تھا۔ اس میں ایک خفیہ جلسہ خواجہ کمال الدین صاحب کے مکان پر ہوا۔ وہاں صرف ۵۰ آدمی جا سکے تھے۔ جو نہایت رازدان اور منکران خلافت کے خاص الخاص تھے وہاں تجویز یہ تھی کہ مولوی محمد علی کو امیر اور خلیفہ مسلمین تسلیم کر لیا جائے۔ اور یہ آرزو ڈاکٹر محمد حسین کے دل میں نہایت زور سے جوش مار رہی تھی مگر ایک نوجوان نے ایسی تقریر کی کہ خان محمد عجب خان صاحب وغیرہ اسکے ہمخیال ہو گئے محفل کا رنگ بدل گیا۔ اور یوں یہ منصوبہ ناکام رہا اور پھر باہر آکر دوسرے جلسہ میں متعدد بیعت لینے والے مقرر ہوئے۔ مولوی محمد علی صاحب بیعت لینے والے بھی نہ مقرر ہو سکے۔ کجا امیر قوم یہ ناکامی کا داغ عرصہ تک ناسور بنا رہیگا بعد میں دوسرے وقت دستخط لیکر تعداد چالیس پچاس تک پہنچائی گئی اور بیعت کے مجانب تھے خدا کی قدرت کہ پیشتر جلسے میں بھی باہر سے چالیس متقی مومن جمع نہ ہو سکے جس میں آپ کو میر مجلس بنایا جانے والا تھا یہ الہی تصرف ہے۔

ایک اور پمفلٹ

"نانا فرنویس کا دوسرا جنم" کے نام سے ایک پمفلٹ سیالکوٹ میں چھاپا گیا ہے۔ لکھنے والے کا نام سید احمد ہے اس میں میر ناصر نواب قبلہ کو نانا فرنویس قرار دیا ہے اور انصار اللہ کو مکتی فوج پھر مولوی محمد علی صاحب کی مداحی کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب کو پانی پی پی کر کوسا ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں بس یوں سمجھئے کہ پیغام لاہور کے مضامین کا خلاصہ ہے معلوم ہوا کہ ایک نیکدل بزرگ کو اس نالائقی کا علم قبل از اشاعت ہو گیا اور انہوں نے اسے جلا دیا صرف چند کاپیاں رہ گئیں جو ہمارے دوستوں میں سے بھی شاید کسی کے پاس ایک آدھ پہنچ گئی ہو ہمیں سمجھتا کہ اس قسم کی بیہودگیوں سے کیا فائدہ ہے مولوی محمد علی صاحب اپنی معاونین کو ایسی حرکات سے منع کر دیں تو اچھا مگر منع کس منہ سے کریں پیرو تو عرض کرینگے حضور آپ ہی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں البتہ اتنی بات ہے کہ اب گمنام رہکر قوم کی خدمت نہیں کیجاتی۔ گو نام میں گمنامی کا پہلو ضرور رہتا ہے خفیہ سوسائیٹیوں کا طرز عمل ہمارے لاہوری دوستوں کے لئے پسندیدہ امر نہیں جو کچھ کہنا ہے میدان میں آکر ہو برقعہ پہنکر وار کرنا یا اپنا مقصد صرف تفرقہ و فساد انگیزی کو ہی ٹھہرا دینا ہے۔

کیا صدر انجمن احمدیہ ٹوٹ چکی ہے؟

ایک اعلان مولوی غلام حسن صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب ماسٹر صدر الدین صاحب سید محمد حسین صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انجمن ٹوٹ چکی ہے۔ اور پیغام میں بھی کئی بار اس فقرے کو دہرایا گیا ہے مگر یہ بات تعجب سے سنی جائے گی کہ یہ بزرگ ابھی صدر انجمن کا ایجنڈا وصول کرتے اور اس پر اپنے آراء لکھکر واپس فرماتے ہیں جو بڑی خوشی کی بات ہے مگر کیا وجہ ہے جو پبلک پر ظاہر کیا جاتا ہے عمل اس کے خلاف ہے لاہور میں نئی انجمن قائم کرتے ہیں یہ ظاہر کر کے کہ اگلی انجمن ٹوٹ گئی مگر عمل سے ثابت کر دیا کہ انجمن ہے اور وہ اپنا کام حسب دستور کر رہی ہے۔

پیغام کو بند کر دیا

اس قسم کی کئی اطلاعیں دفتر میں وصول ہوتی ہیں آج ایک خط کی نقل درج کیجاتی ہے۔ جناب ایڈیٹر پیغام صلح صاحب۔ بعد سلام مسنون آنکہ یہ عاجز آج بذریعہ وی پی چھ روپیہ دو آنہ روانہ خدمت کرتا ہے۔ اور پیغام صلح کو اپنے خیال میں پیغام جنگ سمجھکر بند کرتا ہے کیونکہ میں اپنے پیارے میاں محمود کا عاشق ہوں لہذا اب مجھ سے اپنے محبوب کے حق میں ایسے مہتر بانہ کلمات سنے نہیں جاتے اول تو اسی روز سے میری طبیعت متنفر ہو گئی تھی کہ جس روز آپ کی انجمن لاہوری نے اپنا پینترا بدلا تھا مگر کچھ کچھ حرص خواجہ صاحب قبلہ کی کارروائی دیکھنے کا خیال رہا سو وہ بھی اس فقرہ نے پورا کر دیا۔ (خدارا مسلمانوں اتفاق کرو) یہ میرے خلیفہ اول کی پیشگوئی تھی جو اُسنے اپنی نظر فراست سے پہلے ہی دیوار میں سے تاڑ لیا تھا کہ تھوڑے دن تک یہ حاسد قوم مکفرین کے آگے پھیلنے والے ہیں سو میرے خلیفۃ المسیح کی کیسے جلد پیشگوئی پوری ہوئی کہ جس قوم نے ابھی تک اپنے تازہ فتوے لکھ لکھ کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا کہ قادیانی فرقہ مرتد ہے اُن کیلئے اسلامی حکم یہ ہے کہ سلطان ایسے عقاید والوں کو تین دن زندہ رکھکر قتل کر ڈالے اور خواہ اسی روز اُسکو قتل کر دے یہ سلطان کا اختیار ہے ہائے افسوس ہے انہوں کے ہی آگے دونوں ہاتھ پسارے جاتے ہیں ان سے ہی ہر طرح کی امداد مانگی جاتی ہے یہ مقدر کی بات ہے آپ لوگوں کی اگر پہلے ہی ایسی ہمت تھی تو اُن سے بغلگیر ہونے میں اتنی دیر کیوں کی کیا خلیفۃ المسیح کی موت کا ہی انتظار تھا۔ سو اب اور زیادہ کیا عرض کروں میرے پاس پیغام صلح بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں پہلے خدا سے صلح کریں والسلام

کمترین سراج الدین سوداگر چرم بریلی محلہ عالم گنج

پیغام کے زہر کا علاج کرنا چاہئیے

برادر محمد نصر اللہ خان ایم اے لکھتے ہیں۔ کہ پیغام صلح نے بہت خلاف روش اختیار کی ہے اور احمدیت تک آنے میں لوگوں کو بہت مانع ہو رہا ہے اب لوگ بڑے شوق سے مرزا صاحب کی تعریف و توصیف کرتے ہیں اور مانتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس زمانہ کے مطابق خدا نے انکو بھیجا آپ بڑے بزرگ مجدد اور مصلح تھے۔ لیکن نبی و رسول ماننے اور فرقہ احمدیہ میں آنے کی کیا ضرورت ہے فوراً پیغام صلح کی شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ کہ یہ احمدی پرچہ ایمان لانے اور نبی ماننے کو ضروری نہیں جانتا! اور حضرت صاحب کی کتب کا حوالہ دیتا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اب ایک آدمی کی عمر نوح چاہیئے کہ سب کو فرداً فرداً سمجھائے اور تمام کتب حضرت سے ثبوت دے کہ انہیں ماننا بہت ضروری ہے اور نہ ماننے سے ایمان نہیں رہتا ہے اب کوئی احمدیت کو کیا پیش کرے پہلے تو پیغام کی زہر کا علاج کرنا چاہیئے کرتا پھر احمدیت پیش کیجائے اللہ تعالے بڑا مہربان حکمت والا ہے جو کرتا ہے سب بہتر کرتا ہے۔

لطیفہ مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے دماغ میں اپنے بعد خلافت کا وجود تھا ہی نہیں وہ وہ یار بار انجمن کے متعلق سکیم نہ کرتے دوسری طرف یہ بھی ارشاد کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کا زمانہ حضرت مسیح موعود ہی کا زمانہ تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جب یہ صحیح ہے تو پھر حضرت اقدس ۱۹۰۸ء سے لیکر ۱۹۱۴ء تک چھ سال خلافت ہی کا ذکر فرماتے رہے کیا اس سے انکار ہو سکتا ہے کیا آپ کے کانوں میں ابھی تک وہ آواز نہیں گونج رہی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے جس طرح ابوبکر و عمر خلیفے تھے ایسا ہی میں بھی خلیفہ ہوں خلیفہ تمام قوم و انجمن پر مطاع ہے اسکا حکم نافذ و قطعی ہے وہ پورے اختیارات رکھتا ہے۔

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز

ایک دوست گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں

- - - - - - - - - - - -

- - - - - کہ ملا مسجد ننگوئی اور کچھ آدمی انجمن اور کچھ ننگوئی گئے میرے پاس آئے اور کہا تم مسجد میں کیوں نہیں جاتے میں نے کہا کہ مجھکو مسجد میں جانے کے واسطے منع کیا گیا ہے اور میں آپکے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا لوگ مجھکو مسجد لیگئے میں نے ایک وقت لوگوں کے بہت اصرار سے نماز پڑھ لی ان لوگوں نے دوبارہ بیعت فسخ کرنیکے لئے ٹیلیگراف دیا ہے جسکو دو روز کے بعد معلوم ہوا ہے پھر کہتے ہیں کہ ملٹری کے آدمی میرے یہاں جمعہ کی نماز میں شریک ہوتے تھے بستی کے شور و غل سے وہ لوگ اپنی عزت سے ڈر کر نہیں آتے کہ کچھ لڑائی نہ ہو جاوے ملا مسجد کا بڑا فرعون ہے۔ گویا آپ کو عملی طور سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضرۃ اقدس کا ارشاد نہایت صحیح ہے اور اس کے خلاف عمل کو نہیں دکھ ہی دکھ ہے۔

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ۲۹ - سورۃ الملک بقیہ رکوع اوّل

جس نے پیدا کیا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ تم کیا کرتے ہو ۔

حضرت مسیح موعود نے آریوں کے مقابلہ میں بار بار یہی دلیل بیان فرمائی۔ کہ جو خالق ہوتا ہے اس کو اس چیز کے متعلق پورا علم ہوتا ہے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خالقیت سے انکار کرتے ہیں وہ اس کے علم کو بھی ناقص قرار دیتے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے۔ کہ یہ دلیل آپنے کہاں سے اخذ کی ہے تو اسے یہ آیۃ پڑھ کر سُنا دو کہ الا یعلم من خلق۔ وھو اللطیف الخبیر

رکوع دوم

مورخہ ۲۹ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ء

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ۝

وہی ہے جس نے کہ تمہارے لئے زمین کو مسخر کیا۔ پس چلو اس کی راہوں میں اور کھاؤ اللہ تعالیٰ کے رزق سے۔ اللہ ہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا دیا ہے۔ اور اسی کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے ۔

ذَلُول - سہل - نرم -

مناکب - (۱) رستے (۲) طرفین (۳) مونڈھوں کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی سینہ اور گردن کے ایک طرف ہوتے ہیں ۔

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝

جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ سامان مہیّا کئے۔ اور پھر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو کیوں تم اس کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ کیا اس سے نڈر ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں ہے کہ تم کو دھنسا دے زمین میں اور اچانک وہ چکر کھانے لگے ۔

تَمُورُ - چکر کھانا۔ یعنی زلزلہ آجائے ۔

(۱) پہلے خدا تعالیٰ نے زمین کو ذلول فرمایا ہے۔ اور اب تمور یعنی زمین کو ہم نے ایسا بنایا ہے کہ تم اس سے بہت کچھ فائدہ اُٹھاتے ہو۔ اگر ہماری مخالفت کروگے تو بجائے سہل ہونے کے وہ سخت ہوجائے گی۔ اور تم اس سے نفع نہ اُٹھا سکو گے جو چیز تیز چکر کھاتی ہو اس کو انسان ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ پس اس کے یہ بھی معنے ہیں کہ تم زمین کے فوائد سے مستفید نہ ہو سکو گے ورنہ یہ معنے نہیں کہ زمین گھومنے لگیگی۔ کیونکہ گھومتی تو وہ اب بھی ہے

(۲) ناگہانی زلزلوں سے تباہ کر دیا جائے ۔

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝

کیا تم امن میں ہو گئے ہو اس سے جو کہ آسمان میں ہے کہ پتھروں کا مینہہ برسائے تمہارے پر۔ پس تم کو جلدی معلوم ہو جائے کہ میرا ڈرانا کیسا ہے یا میرا رسول کیسا ہے ۔

جب رسول آتے ہیں تو لوگ ان کی فرمانبرداری نہیں کرتے۔ اور مونہہ پھیر لیتے ہیں لیکن جب عذاب آتا ہے تو سب کچھ بھول جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا انذار دیکھو۔ حکام کی دھمکی کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور پھر اگر بادشاہ کی دھمکی ہو تو وہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے تو کیا خدا کی دھمکی تمہیں معلوم نہیں۔ دوسرے اسکے یہ معنے ہیں کہ میرا رسول آیا لیکن تم نے اس کی باتوں کی پرواہ نہ کی تو تم کو اس انکار کا نتیجہ معلوم ہو جائیگا ۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

ان سے پہلوں نے بھی میری باتوں کو جھٹلایا تھا۔ لیکن میرے انکار کا پھر کیا نتیجہ نکلا

مؤمن کی شان ہے کہ صداقت کو دیکھ کر فوراً ایمان لے آئے۔ جو ایمان نہیں لاتا وہ سُکھ نہیں پا سکتا ۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ

کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا۔ پرندوں کی طرف جو کہ پر کھولے ہوئے ہوتے ہیں اُنکے اُوپر اور پھر سمیٹ لیتے ہیں ۔

صٰفّٰتٍ - پرندوں کے پروں کو پھیلا کر ٹھہر جانیکو کہتے ہیں۔ جب پرندہ زمین پر کسی چیز پر حملہ کرنے لگتا ہے تو پہلے پر کھولکر اپنا وزن درست کرتا ہے۔ اسی حالت کی طرف یہ اشارہ ہے ۔

یَقْبِضْنَ - سمیٹ لیتی ہیں ۔

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝

نہیں انکو تھامے ہوئے۔ مگر رحمان۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ہر ایک چیز کو خوب دیکھتا ہے۔ اگر یہ کفار شرارت سے باز نہ آئے تو پرندے ان کو نوچ کر کھا جائیں گے۔ بعض لوگ ایسی جگہ مرجاتے ہیں کہ کوئی ان کو دفن کرنے والا نہیں ہوتا۔ پرندے وغیرہ انکی لاش کو کھا جاتے ہیں ۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ۝

اللہ تعالیٰ کافروں کو فرماتا ہے۔ مجھے بتاؤ تو سہی کہ وہ کون ہے جو تمہارا لشکر ہو کر تمہاری مدد کریگا سوائے رحمٰن کے۔ کافروں کے پاس اور تو کچھ ہے نہیں۔ صرف دھوکے کی باتوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝

یا کون ہے۔ وہ جو رزق دے تم کو اگر بند کر دے اللہ اپنے رزق کو لیکن یہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ سرکشی اور دشمنی میں بڑھتے جاتے ہیں ۔

لَجُّوا - کے معنے ہیں کہ باوجود ایسے سامانوں کے جو ان کو روکنے والے ہیں پھر گمراہی میں گھسے جاتے ہیں یعنی خدا کی طرف سے نشان۔ نبی۔ رسول آئے۔ لیکن انہوں نے نہ مانا۔

عتو - دشمنی۔ سرکشی۔ حد سے بڑھنا ۔

نفور - بھاگنا ۔

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

کیا وہ شخص جو مُنہ کے بل چلتا ہے۔ ہدایت پر ہے یا جو سیدھا ہو کر سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝

کہدو۔ وہی ہے۔ جس نے پیدا کیا تم کو اور بنائے تمہارے

واسطے کان اور آنکھیں اور دل۔ لیکن پھر بھی تم شکر بہت کم کرتے ہو۔ وہ آدمی جو ان آنکھوں کے ہوتے ہوئے صداقت کو نہیں دیکھتا۔ اور کانوں کے ہوتے ہوئے صداقت کی باتوں کو نہیں سنتا۔ اور دل کے ہوتے ہوئے نہیں سوچتا۔ وہ خدا کی ناشکری کرتا ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کو اندھا کر دے یا بہرہ کر دے یا پاگل کر دے تو وہ کیا کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کی عقلیں ماری جاتی ہیں ۞

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ — کہو وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف اکھٹے کئے جاؤ گے ۞

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ — اور کہتے ہیں کافر لوگ کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔ اس سے مرنے کے بعد کا زمانہ مُراد نہیں۔ بلکہ دنیا ہی ہے۔ یعنے کافر اندھے۔ گونگے اور بہرے ہو جائینگے ۞

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ — کہو یہ خدا کا وعدہ ہے وہی جانتا ہے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ میرا کام تو تم کو ڈرا دینا اور عذاب کی اطلاع دینا ہے ۞

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ۝ — جب عذاب کو دیکھیں گے تو کفار کے مُنہ بُرے بن جائیں گے اور اُس وقت ان کو کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کی تم تمنائیں کرتے تھے ۞

تدعون کے یہ بھی معنے ہیں کہ جس کا تم دعوے کرتے تھے کہ عذاب کبھی نہیں آئیگا۔ اور جو کچھ ہم کو کہا جاتا ہے۔ وہ جھوٹ اور فریب ہے ۞

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ — یہ کیا سچائی اور حکمت کی بات ہے اور کیسی لطیف طور پر بیان فرمائی ہے کہ شریر آدمی کو جب اس کی غلطی بتائی جاتی ہے تو دوسرے کے عیب نکالنے شروع کر دیتا ہے۔ چنانچہ جب کفار کو ان کی غلطیاں بتائی گئیں۔ اور بتایا گیا کہ ان کاموں کا نتیجہ اس قسم کا عذاب ہوگا تو ان کی فطرتوں نے اُسپر گواہی دی کہ ہم ہی اس سزا کے مستحق ہیں مگر غصہ میں آکر کہنا شروع کیا کہ خیر تم بھی نہیں بچتے۔ تم بھی تو آخر ہلاک ہو جاؤگے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان سے کہہ دو کہ بفرض مان لیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہلاک کر دے یا ہم پر رحم ہی فرمائے۔ مگر اس سے تم کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے تم اپنے اعمال کو دیکھو کہ ان سے تم کبھی سکھ نہیں پا سکتے۔ ہماری ہلاکت سے تم کو کیا خوشی ہے؟ ہمارے ہلاک ہونے سے تم تو عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ تم شریر ہو۔ ہم اگر بُرے ہیں۔ تو اس سے تم اچھے ثابت نہیں ہو سکتے۔ گو اس میں شک نہیں۔ کہ ہم اگر خدا کے نزدیک گندے ہونگے۔ تو وہ ہمیں سزا دیگا۔ اور اگر نہیں تو وہ ہم پر رحم کر دیگا ۞

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ — کہو ہم ایمان لائے رحمان پر۔ اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے پس تم کو جلدی معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں ہے۔ یعنی رحمان تو ہر ایک کو بغیر اس کی محنت کے سب کچھ دیتا ہے۔ جب بغیر محنت کے دیتا ہے تو ہم تو اسپر ایمان لائے ہیں اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنے آپ کو اُسی کے سپرد کر دیا ہے تو کیا وہ ہمیں ہلاک کر دیگا۔ ہرگز وہ ایسا نہیں کرے گا ۞

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝ — بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارے پانی خشک ہو جائیں یعنے آنکھ کا پانی خشک ہو جائے یا حلق کا پانی خشک ہو جائے یا قواؤں کا پانی خشک ہو جائے تو کوئی ہے جو جاری اور کثیر پانی لا سکے۔ اللہ ہی لا سکتا ہے۔ تو جبکہ انسان ہر وقت خدا کا محتاج ہے اور سوائے اُس کی مدد کے ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا تو کیوں اُس کی فرمانبرداری نہیں کرتا ۞

پارہ ۲۹۔ سُورۃ القلم رکوع اوّل

مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسقدر انبیاء۔ مجددین۔ مامورین خدا کی طرف سے دنیا میں مبعوث ہوئے۔ سب کے سب پر لوگوں نے مجنون ہونے کا فتوے لگایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ ساری عمر تو ان لوگوں کو سچا۔ نیک بزرگ اور پارسا کہتے رہتے ہیں لیکن یک لخت جب وہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نبی ہیں تو انھیں جھوٹا کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اسلئے وہ اسطرح کہتے ہیں کہ یہ آدمی تو نیک تھا لیکن مجنون ہو گیا ہے۔ ہمیں اس سے بڑی بڑی اُمیدیں تھیں۔ لیکن اب یہ بیچارہ معذور ہے اس طرح ایک تو وہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دوسرا اس نبی کو جھٹلا دیتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلے ہی سے جھوٹا اور ایسا ویسا تھا۔ ہم اس کی پردہ پوشی کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب ہم ظاہر کر دیتے ہیں ۞

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ — اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ قرآن شریف کو لو۔ اور دنیا کی سب کتابوں کو جن کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ جمع کرو۔ اور جو کچھ بھی قلم و دوات کی مدد سے لکھا گیا ہے اُسے لاؤ۔ اور پھر قرآن شریف سے اس کا مقابلہ کرو۔ پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کیا یہ کتاب مجنون لایا ہے جس کا مقابلہ کوئی کتاب نہیں کر سکتی۔ جسقدر کتابیں اور تحریریں دنیا میں ہیں وہ انہی سامانوں سے انہی علوم سے لکھی گئی ہیں۔ یہی کاغذ۔ یہی قلم۔ یہی ہاتھ۔ ان کتابوں کے لئے استعمال کئے گئے تھے۔ اگر انھیں سامانوں سے قرآن شریف بھی لکھا گیا ہے۔ تو پھر کیوں کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اچھا لوگوں کی تصنیف کردہ کتابوں کو الگ رہنے دو۔ اور وہ کتابیں جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انہیں انبیاء لائے۔ اور آسمان سے اُتری ہیں۔ ان کا ہی مقابلہ کر لو۔

توریت کا ابتداء اس طرح شروع ہوتا ہے ابتداء میں اندھیرا تھا۔ خدا کا تخت پانی پر تھا۔ پھر اس سے آگے آدم بیٹا فلاں بیٹا فلاں لکھا ہوا ہے۔ اور ختم ان الفاظ پر ہوتی ہے کہ موسیٰ جنگل میں بھٹکتے بھٹکتے مر گئے۔ اور جس فتح کا انسے وعدہ تھا وہ ان کو نصیب نہ ہوئی۔ انجیل اس طرح شروع ہوئی کہ ابتداء میں کلام تھا۔ کلام سے سب دنیا ہوئی۔ یہ ایسا مہمل فقرہ ہے۔ کہ جس کے کچھ معنی ہی سمجھ میں نہیں آتے .. .. جب تک متکلم نہ ہو۔ کلام کس طرح ہو سکتا ہے۔ پہلے متکلم ہوگا تو پھر کلام ہوگا۔ وید کی ابتداء اس طرح کی گئی ہے کہ بجائے خدا کے آگ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور اس میں اس قسم کی دعائیں ہیں کہ اے پرمیشور ہمیں دشمنوں کے بیل اور گائیں چھین کر دے جاؤ۔ یہ حال ہے ان کتابوں کا جن کو آسمانی کہا جاتا ہے۔ انکے مقابلہ پر قرآن کریم کو دیکھو۔ ایک نہایت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

۲۵ مئی ۱۹۱۴ء

قادیان ——— مدینۃ المسیح

منکرانِ نبوّتِ مسیح موعودؑ اور ہم!

ابتداء میں جب ہم نے منکرانِ خلافت کے متعلق کچھ لکھنا شروع کیا۔ تو بعض دوستوں نے ہم سے کہا۔ کہ ان لوگوں کی اجتہادی غلطی ہے۔ اور نیک نیتی سے اختلاف کر رہے ہیں۔ آپ بہت نرمی کریں۔ بہت جلد آپ کے ساتھ ہو جائیں گے حالانکہ انہیں معلوم نہ تھا۔ کہ یہ لوگ دراصل مسیح موعود پر وہ ایمان نہیں رکھتے جس پر کہ خدا کا مرسل انہیں قائم کرنا چاہتا تھا۔ الحمد للہ کہ ہمارا خیال درست نکلا۔ اور اب تحریری طور سے اکثر وہ باتیں نکل رہی ہیں۔ جو اپنی خاص محفلوں میں بیان کیا کرتے تھے۔ پیام میں پہلے تو مسئلہ کفر چھیڑا گیا اور بتایا گیا۔ کہ دوسرے غیر احمدی بھی مسلمان ہیں۔ یہ دراصل تمہید ہے اس بات کی کہ ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھی جائیں۔ اور ان سے رشتے وغیرہ برخلاف وصیّت امام ہو سکیں۔ پھر یہ لکھا گیا۔ کہ مسیح موعود کا ماننا جزو ایمان نہیں۔ جب جزو ایمان نہیں۔ تو کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ خواہ مخواہ اپنے خویش و اقرباء و احباء کو چھوڑ کر اس سلسلہ میں داخل ہو۔ پھر نکلا۔ کہ مسیح موعود نبی نہیں تھا۔ دوسرے الفاظ میں اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جس مسیح کا آخری زمانہ میں آنے کا وعدہ تھا۔ وہ حضرت مرزا صاحب نہیں۔ کیونکہ اگر حضور الوہی مسیح ہوتے۔ تو ضرور تھا۔ کہ وہ نبی کا لقب بھی پاتے۔ چونکہ وہ نبی نہیں۔ جیسا کہ پیغام میں بار بار لکھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ مسیح موعود بھی نہیں۔ اور غالباً اسی وجہ سے ۱۹ مئی کے پیغام میں آپ کو صرف مجدد لکھا گیا۔ اور مسیح کا مثیل اب تھوڑے دنوں میں آپ یہ بھی سن لینگے کہ ایسے مثیل ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب بھی ان میں سے ایک تھے۔ مسیح ایک صفاتی نام تھا۔ جیسا کہ بعض اطباء کو بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ اور عاشق اپنے محبوب کو یہ لقب دیتے ہیں جس طرح زنانِ مصر کے یوسف کو ملک کہنے سے وہ فی الواقع ملک نہیں بن گئے تھے۔ اسی طرح مسیح یا نبی کہنے سے آپ کوئی مسیح یا نبی نہیں۔ اور یہ بھی ممکن بلکہ اغلب ہے۔ کہ حدیث میں مسیح و مہدی کے متعلق جن وعدوں کا ذکر ہے۔ وہ کسی اور مثیل مسیح کے ہاتھ پر بوجہ احسن اور سیاسی رنگ میں پورے ہو جائیں اس وقت یہ باتیں عجیب معلوم ہوتی ہیں۔ مگر عنقریب آپ کو سننی پڑیں گی۔ ان کے عمل سے ان کا عقیدہ ظاہر ہے۔ جو لوگ قادیان سے انقطاع کرنے چلتے ہیں۔ بلکہ کر چکے۔ جن کا مدینۃ المسیح اب لاہور ہے۔ جن کا مقبرہ اب نیا مقبرہ بننے والا ہے۔ جن کی خود ساختہ انجمن کا مرکز اب بجائے دار الامان کے لاہور کا ایک مکان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی وحی میں احمدؐ سے خطاب دیکھ کر پھر آپ کے احمد ہونے سے منکر ہیں۔ وہ کہاں تک احمدیت پر فدا کہے جا سکتے ہیں۔ جو بار بار نبی کا لفظ پڑھ کر پھر بھی نبوّت کے قایل نہیں اُن کے ایمان کی حقیقت بالکل کھلی ہوئی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث کو غیر معتبر ٹھہرا کر سرے سے مسیح موعود کے دعویٰ پر ہی پانی پھیرا جا رہا ہے۔ حالانکہ ازالہ اوہام میں حضرت اقدسؑ نے صرف دجال کے متعلق جو حصہ ہے۔ اُس پر ایک جرح کی ہے۔ کہ یہ بیان اسی حد تک ظاہری رنگ میں قابل تسلیم ہے جس حد تک دوسری تمام حدیثیں اُس کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ آپ اسی صفحہ ۱۰۰ پر آخیر میں لکھتے ہیں "اب اے لوگو! خدا تعالیٰ سے ڈرو! اور صحابہ اور تابعین پر تہمت مت لگاؤ! کہاں سب کو اس مسئلہ پر اجماع تھا۔ کہ مسیح بن مریم آسمان سے اُتریں گے۔ اور دجال یک چشم خدائی کے کرشمے دکھانے والے کو قتل کریں گے۔ ان بزرگوں کو تو اس اعتقاد کی خبر بھی نہیں تھی"۔

اب اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ آپ کو اپنے مسیح موعود اور نبی اللہ ہونے سے ہی انکار ہے آپ تو دجال کے بارے میں جو شرک آمیز عقیدہ ہے۔ اسے ردّ فرما رہے ہیں۔ نبوّت کے متعلق تو اسی ازالہ کے صفحہ ۴۲ پر یوں رقمطراز ہیں:۔

اُس جگہ اس سوال کا حل کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ مسیح کسی عمدہ اور اہم کام کے لئے آنے والا ہے۔ اگر یہ خیال کیا جائے۔ کہ دجال کے قتل کرنے کے لئے آئے گا تو یہ خیال ضعیف اور بودا ہے۔ کیونکہ صرف ایک کافر کا قتل کرنا کوئی ایسا بڑا کام نہیں۔ جس کے لئے ایک نبی کی ضرورت ہو!

دیکھئے! یہاں مسیح اور نبوّت کو لازم ملزوم بتایا گیا ہے اگر مسیح نے نبی نہیں ہونا تھا۔ تو پھر آپ نے کیوں لکھا جس کے لئے ایک نبی کی ضرورت ہو۔ اور اگر صحیح مسلم کی حدیث کا وہ حصہ بھی پایۂ اعتبار سے ساقط تھا جس میں آنے والے عیسیٰ کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ تو پھر آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰ میں یوں کیوں لکھتے ہیں:۔

اب واضح ہو۔ کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائیگا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔ یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف اُس کو حاصل ہوگا۔ اور اس کثرت سے امور غیبیہ اُس پر ظاہر ہونگے۔ کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فلا یظہر علیٰ غیبہٖ احداً الا من ارتضیٰ من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بجز اس شخص کے جو اُس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ جسقدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمۂ مخاطبہ کیا ہے۔ اور جسقدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو بار ثبوت اُس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہوتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کے پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جائے۔

مندرجہ بالا عبارت سے مفصلہ ذیل امور ظاہر ہیں

۱۔ احادیث نبویہ میں آنے والے کے نبی ہونے کی پیشگوئی

کیگئی ہے - اور جیسے وہ عیسیٰ کہلائیگا - ایسے ہی وہ نبی کے نام سے موسوم ہوگا - اگر اسے نبی پکارنا جائز نہیں - تو عیسیٰ پکارنا بھی جائز نہیں ؛

۳ - یہ کہ فلا یظہر غیبہ سے حضرت اقدس نے اپنی رسالت پر استدلال کیا ہے - اگر آپ رسول نہیں تھے - تو پھر کیوں اس آیت سے استدلال فرماتے ہیں - جس سے کسی شخص کی رسالت کا زبردست ثبوت ملتا ہے ؛

۴ - نبی کا نام پانے کیلئے حضور ہی مخصوص ہیں - اور کوئی اس نام کا مستحق نہیں - اگر امت محمدیہ میں کوئی اور بھی نبی کہلانے کا مستحق ہوتا - تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پوری نہ ہوتی - اور اس میں رخنہ پڑ جاتا جو لوگ سید عبد القادر جیلانی حضرت ابوبکرؓ وغیرہ کو ویسا ظلی نبی یا ایک پہلو سے نبی اور ایک سے امتی کہتے ہیں - (دیکھو پیغام ۱۹ مئی صفحہ ب کالم اول) وہ نبی کریم صلعم کی پیشگوئی میں رخنہ ڈالتے ہیں ؛

۴ - اگر صحیح مسلم کی حدیث قابل اعتبار نہیں - اور ضعیف ہے - تو پھر بتاؤ - حضرت اقدس جو بار بار لکھ رہے ہیں - کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے - کہ ایسا شخص (نبی) ایک ہی ہوگا - وہ پیشگوئی پوری ہو جائے - یہ غلط ٹھہرتا ہے ؛

باقی رہا یہ اعتراض! کہ چونکہ مسیح موعود امتی ہے اسلئے نبی نہیں کہلا سکتا - سو آپ ضمیمہ براہین احمدیہ کا صفحہ ۱۳۲ غور سے پڑھ لیں - وہاں حضرت اقدس نے تمام انبیاء ماسبق کو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ٹھہرایا ہے - چنانچہ فرماتے ہیں ؛

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوئے ؛

اب فرمائیے! اگر یہ اصول صحیح ہے کہ چونکہ مسیح موعود اپنے تئیں امتی کہتے ہیں - اس لئے انہیں نبی کہنا اور بولنا درست نہیں - تو پھر تمام انبیاء علیہم السلام چونکہ آنحضرت کی امت میں داخل ہیں - اس لئے ان کو بھی نبی کہنا درست نہیں اور اگر کوئی یہ کہے - کہ نبی صاحب شریعت رسول کا متبع نہیں ہوتا تو اس کا جواب بھی حضرت اقدس ہی کی زبان قلم سے سن لو - آپ ضمیمہ براہین کے صفحہ ۱۳۸ پر صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں نبی اللہ نام رکھا جانے کی تصدیق کرتے ہوئے نبی کی تعریف ان الفاظ میں فرماتے ہیں ؛

نبی کے معنے صرف یہ ہیں - کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو - اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو - شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے - کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو - پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا ؛

یہ تعریف حضرت مسیح موعود پر صادق آتی ہے - پس آپ نبی ہیں - اور یقیناً نبی ہیں - جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہا گیا ہے اور جیسے کہ خدا کی وحی میں آپ کو النبی سے خطاب کیا گیا - غیر احمدی بھی عیسیٰ نبی اللہ کے آخری زمانہ میں آنے کے قائل ہیں - اور احمدی بھی - نبی اللہ ہونے سے نہ ہمیں انکار ہے نہ غیر احمدی اہل سنت و جماعت کو ہاں پیغام والوں کو انکار ہے ؛

فرق صرف اتنا ہے - کہ ہم کہتے ہیں - کہ اسی امت کا ایک فرد نبی کے لقب سے ملقب اپنے نبی متبوع سے فیض پانیوالا آنا چاہیئے - تاکہ ختم نبوت قائم رہے - اور غیر احمدی کہتے ہیں - کہ باہر سے ایک اسرائیلی نبی آئیگا جسکی نبوۃ براہ راست نبوۃ ہے - اور بہ برکت پیروی آنحضرت نہیں - میں امید کرتا ہوں - کہ اب یہ مسئلہ صاف ہو گیا ہے ؛

صلح کا طریق

ایک نہایت مکروہ اور قابل نفرین تجویز یہ پیش کی جاتی ہے - کہ ہم یوں تو آپس میں لڑتے رہیں - مگر بظاہر یہ معلوم ہو - کہ ہم میں کوئی اختلاف نہیں - یوں تو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہوں - لیکن پبلک کو یہ بتایا جائے - کہ ہم میں بڑا اتفاق بڑا اتحاد ہے - حالانکہ یہی وہ دجل ہے - جس کو دنیا سے نابود کرنے کیلئے مسیح کی جماعت مبعوث ہوئی ہے کوئی مردانہ جنگ اس عالم میں اب تک یوں نہیں ہوتی - کہ ہر فریق کے کچھ آدمی گھروں کے اندر گھس گئے ہوں - اور وہاں باہم ایک دوسرے پر خوب وار کئے ہوں - کچھ خون بھی ہو گئے ہوں - اور باہر نکل کر لوگوں کو یوں دھوکا دیا گیا ہو - کہ ہم تو شوربا کر رہے تھے - قرآن مجید میں ایک آیت ہے - وان طائفتٰن من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما ۚ فان بغت احدٰھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٓء الیٰ امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین ؛

مومنوں کے دو گروہوں میں جنگ ہونے لگے - تو ان دونوں کے درمیان صلح کی طرح ڈالو - لیکن اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے - تو تم بھی باغی گروہ کے ساتھ لڑو - یہاں تک کہ وہ طائفہ باغیہ اس امر اللہ کی طرف رجوع کرے - پس جب رجوع کرے - تو پھر عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو - اس آیت میں بتا دیا گیا ہے - کہ مقابلہ اسی صورت میں بند ہو سکتا ہے جب طائفہ باغیہ اپنی بغاوت کو چھوڑ دے - جب تک خروج عن الاطاعۃ یعنی فسق و بغاوت یا بالفاظ دیگر انکار خلافت کو نہ چھوڑے اس کے ساتھ برابر مقابلہ رہیگا - اور یہ مقابلہ کتاب و سنت اور موجودہ گورنمنٹ کے قوانین کے ماتحت ہوگا - اس آیت میں یہ نہیں لکھا - کہ بغیر فی الی امر اللہ ایک ایسی صلح کر لیجائے - جس کی تہ میں ہزاروں جنگوں کے سامان ہوں - بارود کے پھوڑے میں مواد فاسد بھرا ہو - اور اوپر ایک ریشمی پٹی باندھ کر حال پوچھنے والوں سے کہیں - کچھ نہیں یہ تو آجکل کا فیشن ہے سارا قرآن اول سے آخر تک دیکھ جاؤ - اس میں کہیں نہیں لکھا - کہ مسلمان ہاں سچا مسلمان کسی کو صلح کا پیغام دے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ مسلمان تو پہلے کسی پر حملہ کرتا ہی نہیں - وہ تو ہمیشہ مدافعت کرتا ہے - پس اس نے صلح کیا کرنی ہے - جب فریق مقابل وار چھوڑ دیگا - وہ خود ہی اپنے ہتھیار رکھ دیگا - باقی رہی یہ بات کہ اس طرح سلسلہ کی ترقی رکتی ہے - اور لوگوں کو نفرت پیدا ہوتی ہے - تو اس کا سہل علاج یہ ہے - کہ آؤ ایک حبل اللہ سے اعتصام کر لو - حبل اللہ کیا ہے؟ خلافت! بغیر اس کے مخالفت شدیدہ رہے گی - اور ضرور رہیگی - یہ قانون قدرت ہے - جو کبھی تبدیل نہیں ہوگا - اگر فی الواقعہ یہ باہمی پرخاش بری بات ہے - اور گناہ ہے - تو اس کو چھوڑ دینا چاہئے - چھوڑنے کے معنے یہ نہیں - کہ ہم پبلک پر تو یہ ظاہر کریں - کہ کوئی پرخاش نہیں - اور باطن میں ہو - ذروا ظاھر الاثم و باطنہ اور اگر الٰہی سلسلوں کی سنت کے مطابق ایسا ہونا لابد ہے - تو پھر کچھ خوف کی بات نہیں ؛

اگر جنگ صفین اور جنگ جمل سے اسلام کی حقانیت پر کچھ اثر نہیں پڑا - تو آج خلافت کے مقابل میں احمدیہ جماعت کے چند افراد کے نشوز و طغیان سے سلسلہ احمدیہ کی ترقی و حقانیت میں کچھ فرق نہیں پڑنا چاہیئے - ہم نے کوئی ابتداء نہیں کی - الفضل مارچ کے پرچے کھا دیکھو - ہم نے اولاً مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ تک کا ذکر نہیں کیا - نہ کسی اختلاف کا - لیکن جب پیغام نے خوفناک سازش کے عنوان سے ایک مضمون لکھا -

اور پھر غصب خلافت کا الزام دیا۔ تو ناچار ہمیں قلم اٹھانا پڑا۔ اب تو ہم چیلنج دے رہے ہیں۔ قرآن مجید سے اس خلافت حقہ کا ثبوت چاہتے ہو۔ تو لو! احادیث سے چاہتے ہو۔ تو لو! حضرت اقدس کی کتب سے چاہتے ہو۔ تو لو! رؤیا و کشوف کی بناء پر فیصلہ چاہتے ہو۔ تو آؤ! اگر دعاؤں پر یقین ہے۔ تو آؤ اسی طریق سے ہاں گالیوں کا جواب ہم گالیوں میں نہیں دے سکتے ہم جانتے ہیں۔ کہ پیغام کے پاس کوئی دلیل نہیں رہی۔ اور اسے ہر امر میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اس کی تفصیل سنا کر ہم اس بچارے کے زخموں کو تازہ نہیں کرنا چاہتے۔ اسے مال و دولت پر بہت بھروسہ ہے۔ مگر ہمارا خزانچی بھی وہ ہے۔ جس کا خزانہ لازوال ہے پیغام ہر ایک میدان میں انشاء اللہ شکست پائیگا۔ ان الباطل کان زھوقا۔

مولوی محمد علی صاحب وہ بزرگ ہیں۔ کہ سب سے پہلے اپنے مرشد زادہ پر مسلمانوں کو کافر کہنے والا کہکر کفر کا فتویٰ دیا۔ پھر اسے تقویٰ کی راہوں سے دور دیکھ کر فاسق کہا۔ پھر یہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مسیح موعود کی نبوت سے انکار شائع کیا۔ اور یوں اس سلسلہ کی اہمیت کو اڑا دیا۔ پھر قادیان کو چھوڑ کر یاتین من کل فج عمیق۔ کی پیشگوئی پر زد کی۔ اور خدا کے برگزیدہ رسول کے تختگاہ کو جو دار الامان کہلاتا ہے دار البوار قرار دیا۔ اور آپ ہی پہلے بزرگ ہیں۔ جنہوں نے ہجرت کے عہد کو توڑ کر ایک بری مثال قائم کی۔ پھر جناب عالی ہی کے وجود کی طفیل لاہور میں احمدی جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے بھی رہ گئے۔ پھر آپ ہی ہیں۔ کہ انجمن کی کثرت رائے کے فیصلہ کو (جو ان کے عقیدہ کے مطابق قطعی تھا) عملی طور پر قطعی نہیں مانتے۔ اور آپ ہی ہیں۔ جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین انجمن کے خلاف ایک انجمن بنا کر اس کے میر مجلس بن بیٹھے ہیں۔ اور آپ ہی ہیں۔ جو اس مقبرہ بہشتی کو جس کے لئے حضور عالی کی دعائیں ہیں۔ جس کی نسبت حضور کو کشف ہوا جس کی بنیاد حضور نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی جس کے لئے انجمن کارپردازان مصالح قبرستان قائم کی جس کے لئے ہر مستطیع احمدی کو جائداد کا دسواں حصہ وصیت کرنے کا ارشاد کیا چھوڑ کر اس مقبرہ میں دفن ہونا چاہتے ہیں۔ اور اپنے ہمخیال احباب کا بھی اسی میں دفن ہونا پسند کرتے ہیں۔ اور اسی کے نام سب وصایا چاہتے ہیں۔ جو اپنے ہاتھوں سے قائم کریں گے۔ باوجود یہ سب کچھ کرنے کے آپ ایسے کے ویسے متقی اور نیک بنتے ہیں۔ اور باوجود یہ بات دیکھنے کے کہ پیغام گالیوں

سے بھرا ہوا نکلتا رہا۔ اور اس میں ہزاروں احمدیوں کے مقتداء و امیر کو گدی نشین۔ یعنی شرک پھیلانے والا اور غاصب کہا جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی کھلی ہتک ہوتی ہے۔ آپ پندرہویں بیسویں دن ایک تحریر شائع کر دیتے ہیں جسمیں نہایت بھولے پن سے کہ گویا کسی بات کی خبر ہی نہیں۔ فرماتے ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ؎

گر جانے کا قاتل نے نرالا ڈھنگ نکالا ہے۔
سبھوں سے پوچھتا پھرتا ہے۔ کس نے مار ڈالا ہے

ہمارے فاسق کہنے اور ہماری عیب شماری کی شکایت کرتے ہیں۔ لیکن حوالہ نہیں دیتے۔ کہ الفضل کے کس پرچے میں آپکو یا خواجہ صاحب کو فاسق لکھا ہے۔ اور کس میں آپ کی عیب شماری کی گئی؟

ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب لاہوری کی چٹھی

مستری احمد الدین صاحب بھیروی کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جناب کا نوازشنامہ پہنچا۔ جو جناب نے لکھا ہے کہ پیغام صلح میں یہ امر کہ حضرت مسیح موعود کا ماننا ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو نہیں ہے۔ یہ پیغام صلح کی اپنی عبارت نہیں ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کا اپنا ارشاد ہے۔ حضرت مسیح موعود زمانہ کے مجدد اور امام تھے۔ آپ بروزی نبی تھے حقیقی نبی نہ تھے۔ آپ کے نہ ماننے والا ماتحت حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ۔ جاہلیۃ کی موت مرتا ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود جو کچھ ازالہ اوہام صفحہ ۶ طبع ثانی میں لکھا ہے۔ وہ یہ ہے: "اول تو جاننا چاہیئے۔ کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیشگوئی نہ بیان کی گئی تھی۔ اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا۔ اور جب بیان کی گئی۔ تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا"

اب جناب نے جو اندازہ لگایا ہو۔ اس عبارت سے خود لگالیں۔ اسلام کے اصول اور ارکان وہی ہیں۔ جو پہلے تھے۔ جب اسلام دنیا میں آیا۔ پہلے بھی کامل تھا۔ اب بھی کامل ہے۔ غلو کرنیوالوں کی غلطی ہے۔ کہ وہ اصل کو چھوڑ اور طرف نکل جاتے ہیں۔ اسلام کامل موجود ہے۔ اس کو کوئی اور چیز کامل نہیں کر سکتی۔ جو کوئی اس کو مانتے وہ مسلمان ہے۔ ہاں مومن کا

فرض ہے کہ وہ ہر ایک حکم کو مانے اور اس پر چلے جتنی جتنی کوئی اس میں کوشش کریگا۔ وہ اللہ کے قانون سے فائدہ اٹھائیگا۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم خود ظاہر کرتا ہے۔ کہ مسلمان ہو کر بھی تقوےٰ میں انسان کم و بیش ہو سکتے ہیں۔ جسطرح نماز روزہ چھوڑنے والے ان اعمال کے نیک نتائج سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور نماز روزہ ادا کرنیوالوں کے برابر مسلمان نہیں ہوتے۔ اسیطرح مسیح کے منکر اور مصدق میں فرق ہے جسکی تشریح رسول مقبول نے خود فرمادی من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ۔ اور یہ بھی خدا کا حق ہے ہمکو تو اپنے اعمال کیلئے خود اپنے باری تعالیٰ کی درگاہ سے مغفرت کی امید ہے۔ ہم کسی کو کیا کہہ سکتے ہیں ؟ خاکسار سید محمد حسین

مستری احمد الدین صاحب بھیروی کا جواب

جناب شاہ صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آنجناب کا نوازشنامہ پہنچا جسمیں لکھا ہے کہ یہ عبارت پیغام صلح کی نہیں ہے۔ یہ ازالہ اوہام کی ہے جو کہ طبع ثانی ہے میرے پاس ازالہ اوہام نہ تھا۔ جو کہ ثانی ہے۔ طبع اول سے ورق گردانی کر کے معلوم ہوا۔ کہ صفحہ ۱۴۰ پر یہ عبارت درج ہے شاہ صاحب! عبارت پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ صرف لوگوں کیلئے لیتے ہیں۔ اور آپکو کچھ معلوم نہیں۔ یہاں تو حضرۃ اقدس نے فرمایا ہے کہ اول تو یہ جاننا چاہیئے۔ کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو کہ ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جسکو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ شاہ صاحب! اگر للہ غور فرماویں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کہ سمجھ میں نہ آئے۔ حضرۃ اقدس فرماتے ہیں۔ کہ مسیح کے نزول کا جو عقیدہ ہے وہ ہماری ایمانیات کی جزو نہیں۔ اسمیں کیا شک ہے۔ کہ مسیح کا نزول یعنی اترنا ہمارے واسطے ایمانیات کی کوئی جزو نہیں۔ کہ خواہ مخواہ مسیح کا آسمان سے نزول ہی ہو۔ مرزا صاحب کا خود بھی عقیدہ نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہماری ایمانیات کی کوئی جزو نہیں مسیح کا نزول۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ میرا ماننا ایمانیات کی جزو نہیں۔ یہاں تو مسیح کے نزول کا ذکر ہے۔ جو کہ صاف لفظوں میں حضرۃ اقدس نے فرمایا ہے۔ اگر آپ ایک دو ورق اور پڑھتے جاتے تو آپکو خوب منکشف ہو جاتا کہ یہ سب نزول مسیح کا تذکرہ ہے۔ کہ مسیح موعود کا یا مسیح کا نزول جزو ایمانیات سے نہ ہونے کی حضرۃ اقدس نے تشریح فرما دی ہے۔ کیونکہ اگر مسیح آسمان سے آجاوے تو حضرۃ مرزا صاحب کو مسیح موعود کسطرح تسلیم کیا جاوے۔ مسیح کے بدلنے کوئی اترنا نہیں اسواسطے کوئی ایمانیات کی جزو نہیں حضرۃ اقدس فرماتے ہیں اس عبارت سے تھوڑی دور آگے چلکر

پھر یہ بھی ہم ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی کو صرف ظاہری الفاظ تک محدود رکھنے میں بڑی بڑی مشکلات ہیں قبل اسکے جو مسیح آسمان سے اترے صدہا اعتراض پہلے ہی اترتے ہیں ان مشکلات میں پڑنے کی ضرورۃ ہی کیا ہے اور بھلا بات کی کیا حاجت کہ ابن مریم کو آسمان سے اتارا جائے۔ وغیرہ۔ شاہ صاحب غور فرماویں۔ کہ مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ میرا ماننا جزو ایمانیات میں سے نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو فرماتے ہیں

اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں مانتا - وہ قرآن شریف کی تکذیب کرتا ہے - اور عمداً خدا کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے - اور اگر وہ مومن ہے - تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا - اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷ میں فرماتے ہیں جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بے فرمان ہے وغیرہ وغیرہ - اب بتاؤ کیا مسیح موعود کو نہ ماننا جزو ایمانیات میں سے نہیں ہے - شاہصاحب جزو ایمانیات میں سے نہ ہونا اس کو کہتے ہیں کہ مثلاً میں آپ کو یا مولوی محمد علی صاحب کو یا خواجہ کمال الدین صاحب کو نہ مانوں تو جزو ایمانیات میں سے نہیں ہے کیونکہ آپ کا اور ان صاحبوں کا نہ ماننا خدا اور رسول کا بے فرمان نہیں کر سکتا اس کو جزو ایمانیات نہیں کہہ سکتے - مگر عالیجناب حضرت اقدس مسیح موعود جس کا نہ ماننا خدا اور رسول کا نہ ماننا ہے - افسوس! وہ جزو ایمانیات میں سے بھی نہیں ہے - یہ کسقدر صریحاً ظلم ہے - یہ فقرہ دیکھ کر کہ حضرت اقدس مسیح موعود کا نہ ماننا جزو ایمانیات میں سے نہیں ہے بڑا افسوس ہوا! شاہ صاحب آپ جوش اور غیرت دکھاتے نہ یہ کہ برخلاف اس کے حضرت اقدس نے صریحاً فرمایا کہ مسیح ابن مریم کا نزول جزو ایمانیات میں سے نہیں ہے - اور آپنے مسیح موعود کا نہ ماننا جزو ایمانیات میں سے سمجھ لیا - زمین و آسمان کا فرق آپکو نظر نہ آیا - میرے پیارے بھائی غور فرماویں - مثلاً یہ سوال ہو کیا جو شخص مولوی محمد علی صاحب کو نہ ملنے یا خواجہ کمال الدین صاحب کو تو وہ اللہ اور رسول کو نہ ماننے والا ہوگا یا وہ جو مسیح موعود کو نہ ملنے - وہ اللہ اور رسول کو نہ ماننے والا ہوگا تو ایک غیر متمدن انسان فوراً بول اُٹھے گا بلکہ ایک منٹ بھی توقف نہ کریگا کہ بے شک ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود کو نہ ماننا خدا اور رسول کو نہ ماننا ہے - اور دوسرے صاحبوں کا ہرگز نہیں *

جبکہ مسیح موعود کا نہ ماننا خدا اور رسول کا نہ ماننا ہے تو بتاؤ کہ آیا حضرت اقدس کا ماننا جزو تو کیا بلا ہوتی ہے - خدا اور رسول کا ماننا ہی نہ ہوا - فتدبروا یا اخوانی *

جناب شاہصاحب! مجھ سے اگر سچ پوچھو تو اس شخص نے جس نے ایسا مضمون پیغام میں دیا ہے - حضرت اقدس کی ذات بابرکات پر سخت حملہ کیا ہے بلکہ وہ دشمن اندرونی ہے - حضرت اقدس کے دعوے کا اور آپکی کتابوں کا - پھر افسوس مالک پیغام پر جس نے ایسا لکھنے کا موقع دیا - خدا تعالے آپ بھائیونکو ٹھیک ٹھیک سمجھ عطا کرے - اور کتابوں کے دیکھنے کا موقع دیوے - آمین - اور خاص کر آپ کو - نیز آپ نے غیرت نہ دکھلائی

بلکہ ... ... پھر آپنے حدیث لکھی ہے کہ جو مجدد کو نہیں مانتا وہ جاہلیت کی موت مریگا - مجدد کے نہ ماننے والا اگر جاہلیت کی موت مریگا - تو معلوم ہوا کہ مجدد کا ماننا ایک ایمان کا رکن یا بڑا جزو ہے جس کا ترک کرنا جاہلیت کی موت ہے جاہل کا لفظ خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے فرمایا ہے

اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما - جس وقت جاہل مخاطب ہو تو ان کو سلام دے کر چلے جاؤ - کیونکہ موجب فساد ہے - جاہل کفر کے نزدیک ہوتا ہے بلکہ مفسروں نے کافر کو جاہل کہا ہے - مجدد کا ماننا ایک بڑی جزو ایمانیات کی ہے - تو کیا جو مسیح موعود بھی اور مہدی بھی اور مجدد بھی ہے اس کا ماننا ایک جزو بھی ایمانیات کی نہ ہوگی - تعجب ہی آتا ہے صرف مجدد کے نہ ماننے سے تو جاہلیت کی موت لازم آئے جو کہ کفر کے نزدیک ہے لیکن مسیح موعود و مہدی اور مجدد کے نہ ماننے والا جاہلیت کی موت سے تو درکنار مسلمان ہو کر مریگا کیونکہ جزو ایمانیات میں سے نہیں ہے - شاہصاحب نیند سے جاگو سوچ کر دیکھو اگر کچھ ہوش ہے

ضروری اطلاع

اخبار آئندہ مستقل ہفتہ میں تین بار رہیگا - جن خریداروں کا چندہ ۱۸ - جون کو ختم ہوتا ہے - انکو جون کے پہلے ہفتے میں مبلغ چھ ۶ روپے کے وی پی کئے جاوینگے - جو صاحب سہ ماہی یا ششماہی وی پی کرانا چاہیں وہ لکھ دیں - بغیر پیشگی قیمت کے اخبار جاری نہ رہ سکیگا - جواب نہ آنیکی صورت میں وی پی پوری قیمت کا ہوگا *

مینجر

والسلام ۱۶ مئی ۱۹۱۴ء

الفضل - اسلام میں تمام رسل پر ایمان لانا واجب ہے پس مسیح موعود کہ رسل و انبیاء میں سے ایک ہے اسپر ایمان لانا کیوں ضروری نہ ہو حضرت اقدس کی مفصلہ ذیل عبارات ملاحظہ ہوں -

یہ جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے - اب بالآخر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جسکی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں اور ملہموں کو کرنی - خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے سو میں اسوقت بیدھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں "

الہدیٰ صفحہ ۴ " دنیا میں ماموروں کے انکار جیسی کوئی شقاوت نہیں اور اُن مقبولوں کے مان لینے جیسی کوئی سعادت نہیں "

ایضاً صفحہ ۴ " اور سب اشقیٰ وہ آدمی ہیں ایسے کہ انکی شقاوت کو

کوئی انسان یا جن نہیں پہنچتا - ایک وہ جو خاتم الانبیاء کا انکار کرے دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لائے "

اطلاع ۲۳ - مئی کے الفضل میں قابل قدر ایثار کے عنوان سے جو مراسلت شائع ہوئی ہے - اور جس میں ۱/۲ زمین بنام مقبرہ بہشتی اور بقیہ ۱/۲ بنام ترقی اسلام کرنیکی اطلاع ہے وہ سید محمد شاہ صاحب ساکن بستی شہرانی ضلع ڈیرہ غازیخان کی ہے - اور جس پر انکے بھائیوں محمد مسعود شیخ محمد - محمد عثمان - علی محمد کے دستخط بطور گواہ ہیں *

عجائبات قدرت ! قادیان میں ایک رنگریز کے ہاں چار بچے پیدا ہوئے اور مر گئے

مراسلہ

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
ارے اک روز تجھکو تو نیز قیامت آنیوالی ہے

ضد اور ہٹ دھرمی انسان کو سچائی کے ظاہر کرنے سے معذور کر دیتی ہے خلیفۃ المسیح ثانی حضرت صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے خلاف جو کچھ منصوبہ پیغام پارٹی کر رہی ہے - یہ احمدیہ پبلک پر روز روشن کیطرح ظاہر ہے افسوس ہے کہ خلافت سے پہلے صاحبزادہ صاحب اکے متقی اور بزرگ سلسلہ تھے لیکن آج پیغام پارٹی اسی مقدس بزرگ کو دھوکہ باز و پوپ غاصب اور طرح طرح کے نامناسب الفاظ سے مخاطب کر رہی ہے خاصکر لندنی خلیفہ نے جو کچھ اپنی ولایتی چٹھی میں ارشاد کیا ہے وہ قابل بیان نہیں میں خواجہ صاحب کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ درج ذیل کرتا ہوں - اور امید کرتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا زبردست فیصلہ مدنظر رکھ کر خواجہ صاحب اس معاملہ پر پوری توجہ فرماوینگے - اور حق کے چھپانیکی بیکار کوشش ہرگز نہ کرینگے - زمانہ خلافت حضرۃ خلیفۃ المسیح اول میں جبکہ ایڈیٹر صاحب الحکم و خواجہ صاحب میں کچھ رنجش تھی - خواجہ صاحب بہاری حقوق - لاما مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو اپنے ایک لڑکے و بھتیجے شملہ سے واپس آکر پیر مکاں پر ایک یوم کیلئے انبالہ مقیم ہوئے بعد کے وقت صرف میں اور خواجہ صاحب اور ایک اور شخص مسمی محمد یوسف حنفی مناظر - الکوٹی گفتگو کر رہے تھے - دوران گفتگو میں الحکم کے ایک مضمون پر تو ہینی الفاظ میں صاحبزادہ صاحب کی نسبت درج تھا - خواجہ صاحب نے فرمایا - کہ یعقوب علی ہی عجیب انسان ہے جو صاحبزادہ کی اسقدر تعریف کر رہا ہے - بھلا اس سے پوچھا جاوے - کہ کیا صاحبزادہ صاحب پیر کے بیٹے نہیں ہیں - اور کیا اگر صاحبزادہ صاحب کو خلافت ملتی - تو میں بیعت کرتا - اور کیا میں صاحبزادہ صاحب کو متقی نہیں سمجھتا ہوں؟) تعجب ہے - کہ خلافت سے پہلے تو صاحبزادہ صاحب کی نسبت خواجہ صاحب کا یہ خیال تھا - اور جب صاحبزادہ کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنا دیا تو پیغام پارٹی اور خواجہ صاحب صاحبزادہ صاحب کو حضرت مسیح موعود مہدی مسعود کی ذریت ہی نہیں سمجھتے حضرۃ خلیفۃ المسیح اول کی وصیت کو بھی بزعم باطل رد کرتے ہیں اور خلافت کی ضرورت ہی کو تسلیم نہیں کرتے داقعہ یہ بتاتے ہیں کہ جب پیغام پارٹی کے خفیہ سازشیوں کو انتخاب خلافت میں ناکامی ہوئی - تو وہ خلافت کے وجود ہی سے منکر ہو گئے ہیں